Regd No L 5254 201

بسم اللہ الرحمن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۲۹۷۹

روزنامہ

الفضل

لاہور

یوم شنبہ

فی پرچہ ۱ر

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ "
سہ ماہی ۷ "
ماہوار ۲½ "

۳۰ صفر ۱۳۷۱ھ

جلد ۳۹/۵ | یکم فتح ۱۳۳۰ ہش ـ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء | نمبر ۲۷۷

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے

تحریک جدید کے اٹھارھویں سال کے آغاز کا اعلان

ربوہ ۳۰ نومبر۔ مکرم جناب وکیل المال صاحب تحریک جدید بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج خطبہ جمعہ ارشاد کرتے ہوئے تحریک جدید کے دفتر اول کے اٹھارھویں اور دفتر دوم کے آٹھویں سال کا آغاز فرمایا۔

تحریک جدید پر کماحقہٗ عمل کیا تھی ہماری کامیابی وابستہ ہے

خطبہ جمعہ میں مکرم عبدالحق صاحب کی تلقین

لاہور ۳۰ نومبر۔ جماعتہائے احمدیہ پنجاب کے صوبائی امیر مکرم جناب عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے آج مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں نماز جمعہ سے قبل خطبہ دیتے ہوئے احباب جماعت کو تحریک جدید کی اہمیت سمجھنے اور اس کے مطابق اپنی زندگیوں میں انقلاب پیدا کرنے کی طرف توجہ دلائی۔ آپ نے قرآنی آیات کی روشنی میں یہ امر واضح کرتے ہوئے کہ ثابت قدمی ۔ مداومت عمل اور اللہ کے ذکر میں مصروف رہنے کے ساتھ ہی کامیابی وابستہ ہے۔ فرمایا کہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ان قرآنی اصولوں کے عین مطابق تحریک جدید کی شکل میں زندگی کا ایک پروگرام ہمارے سامنے رکھ دیا ہے۔ اس میں ایک پہلو ذکر الٰہی کا ہے۔ جو ہر طرح سے اپنے اندر اخلاق فاضلہ پیدا کرنے سے تعلق رکھتا ہے۔ اور ایک پہلو ان اخلاق فاضلہ کے زیر اثر صبر و استقامت کے ساتھ مداومت عمل کا بہترین نمونہ پیش کرنے سے متعلق ہے۔ پس اگر ہم کامیابی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو ہمارے لئے ضروری ہے۔ کہ ہم سادگی اختیار کر کے اور ہر قسم کے لہو و لعب سے بچ کر اپنے اندر ایک تبدیلی پیدا کریں۔ اور پھر اپنے اموال کو ثابت قدمی کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے چلے جائیں۔

(باقی دیکھو صفحہ ۸ پر)

روس نے تخفیف اسلحہ کے تعطل سے متعلق پاکستان عراق اور شام کی مشترکہ تجویز مان لی

باہمی اختلافات دور کرنے کیلئے چہار طاقتی گفت و شنید میں شرکت پر آمادگی کا اظہار

پیرس ۳۰ نومبر۔ روس نے پاکستان۔ عراق اور شام کی پیش کردہ یہ تجویز مان لی ہے۔ کہ تخفیف اسلحہ سے متعلق مغربی طاقتوں اور روس کے منصوبوں کے درمیان جو اختلافات ہیں۔ انہیں دور کرنے کے لئے چہار طاقتی کانفرنس طلب کی جائے۔ یاد رہے مغربی طاقتیں اس تجویز کو اصولی طور پر پہلے ہی مان چکی ہیں۔ آج جنرل اسمبلی کی پولیٹیکل کمیٹی میں روس کے وزیر خارجہ موسیو وشنسکی نے اس تجویز کے بارے میں اپنی حکومت کے فیصلہ کا اعلان کرتے ہوئے کہا۔ روس۔ پاکستان عراق اور شام کی مشترکہ تجویز کے مطابق تخفیف اسلحہ کے متعلق باہمی اختلافات دور کرنے کی غرض سے چہار طاقتی گفت و شنید میں حصہ لینے کے لئے تیار ہے۔ اسی مرحلہ پر میں اس امر کو واضح کر دینا ضروری سمجھتا ہوں۔ کہ وہ رکاوٹیں بھی دور کی جائیں۔ جن کا تخفیف اسلحہ سے براہ راست تعلق نہیں ہے بنازعات کو ختم کرنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ کسی قسم کی غلط بیانی سے کام نہ لیا جائے۔ روس ایٹمی ہتھیاروں کو بین الاقوامی نگرانی میں دینے کے لئے تیار ہے۔ اور اس امر کے لئے بھی تیار ہے۔ کہ اس بارے میں حق تنسیخ استعمال نہ ہو۔ امریکی نمائندے نے روس کے فیصلے کا خیر مقدم کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا۔ کہ مغربی طاقتوں نے تخفیف اسلحہ کا جو کمیشن تجویز کیا ہے۔ اسے قائم کرنے کا انتظام کیا جائے۔ ایک اور نمائندے نے کہا۔ کہ بات چیت کو غیر ضروری طور پر طول نہ دیا جائے۔ گفت و شنید کے بعد

اسپین نے شاہ فاروق کو "مصر و سوڈان" کا بادشاہ تسلیم کر لیا

میڈرڈ ۳۰ نومبر۔ اسپین نے شاہ فاروق کو "مصر و سوڈان" کا بادشاہ تسلیم کر لیا ہے۔ اسپین کے سفیر مقیم قاہرہ نے اپنی حکومت کے اس فیصلے سے مصر کی وزارت خارجہ کو اطلاع دے دی ہے۔

قاہرہ ۳۰ نومبر۔ مصر نے برطانیہ پر الزام لگایا ہے۔ کہ وہ اس کے علاقائی سمندروں میں دخل اندازی کر رہا ہے۔ اور نہر سویز کی غیر جانبدارانہ حیثیت کی کوئی پروا نہیں کر رہا۔ اس نے برطانیہ کو ایک احتجاجی مراسلہ بھیجا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ برطانیہ کے جہاز مصر کے علاقائی سمندروں میں دس دن پہلے اطلاع دیئے بغیر داخل ہو رہے ہیں۔ یہ ۱۸۸۸ء کے معاہدے کی صریح خلاف ورزی ہے۔ کل نہر سویز کے علاقے میں برطانوی سپاہیوں اور مصری پولیس کے درمیان کئی جھڑپیں ہوئیں۔

سرحد میں عام انتخابات کی رفتار

پشاور ۳۰ نومبر۔ آج خواتین کے حلقے کی آراء شماری کے نتیجے کا اعلان کر دیا گیا۔ چنانچہ مسلم لیگی امیدوار ممتاز جمال صاحبہ اسمبلی کی رکن منتخب ہو گئیں۔ ضلع ہزارہ کی آراء شماری کے آخری نتائج کے بعد اب پتہ چلا ہے۔ کہ حلقہ ۹ میں غلام جان کامیاب نہیں ہو سکے اسی طرح ۴۳

تھائی لینڈ میں فوجی انقلاب

بنکاک ۳۰ نومبر۔ تھائی لینڈ میں جن فوجی افسروں نے کل حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ انہوں نے سابق وزیر اعظم مارشل سونگرام ہی سے کہا ہے۔ کہ وہ وزارت عظمیٰ کا عہدہ پھر سنبھال لیں۔ نیز اعلان کیا گیا ہے۔ کہ حکومت میں یہ تبدیلی داخلی وجوہ کی بنا پر کی گئی ہے۔ خارجہ پالیسی پر اس کا کوئی اثر نہیں پڑیگا۔

۴۳ مسلم لیگ اکیس نشستوں میں سے صرف ۱۸ ہی حاصل کر سکی ہے۔

گولڈ کوسٹ نائیجیریا اور سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے تحت تبلیغ اسلام کے مضبوط مشن قائم ہیں جن میں سے اکثر مالی لحاظ سے خود کفیل ہیں

مغربی افریقہ کے متعدد ممالک میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیوں کے متعلق "اسٹار" نیوز کے نامہ نگار کی اطلاع

لندن ۳۰ نومبر۔ داستان جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے مبلغ اسلام مولانا محمد ابراہیم صاحب خلیل کل جماعت احمدیہ پاکستان کے ہیڈ کوارٹر ربوہ سے اپنی اہلیہ اور اپنی ننھی بچی کے ہمراہ سیرالیون جاتے ہوئے یہاں پہنچے۔ وہاں اس وقت تک قریباً ڈیڑھ ہزار افراد احمدیت کے ذریعہ اسلام قبول کر چکے ہیں۔ وہاں ۱۹۳۷ء میں ایک علیحدہ تبلیغی مرکز قائم کیا گیا تھا۔ ان تمام لوگوں نے اس کے بعد ہی اسلام قبول کیا۔ اس وقت وہاں جماعت احمدیہ کے پانچ مبلغ کام کر رہے ہیں۔ اس سے قبل سیرالیون کا دارالتبلیغ بھی گولڈ کوسٹ کے مرکزی مشن کے ماتحت تھا۔ گولڈ کوسٹ میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی مساعی کے نتیجے میں جو لوگ اسلام میں داخل ہوئے ہیں۔ ان کی تعداد ستره ہزار سے بھی زائد ہے۔ وہاں کا مشن نائیجیریا کے مشن کی طرح مالی لحاظ سے پوری طرح خود کفیل ہے یاد رہے۔ نائیجیریا میں بھی اب تک قریباً ۱۵۰۰۰ سے زائد افراد جماعت احمدیہ میں شامل ہو چکے ہیں سیرالیون کا تبلیغی مرکز ابھی خود کفیل نہیں ہے۔ مولانا خلیل پہلے بھی سیرالیون میں مبلغ اسلام کے طور پر کام کر چکے ہیں۔ نیز اس سے قبل وہ اٹلی میں بھی اسی حیثیت سے کام کر چکے ہیں۔

شام میں حالات معمول پر آگئے

دمشق ۳۰ نومبر۔ شام میں عوامی پارٹی کے لیڈر معروف دوالبی اور فوجی لیڈروں کے درمیان سمجھوتہ ہو گیا ہے۔ کل فوج نے ان کی نئی حکومت کا تختہ الٹ دیا تھا۔ ایک اطلاع کے مطابق دمشق میں اب حالات معمول پر آگئے ہیں۔

برطانوی عراقی معاہدے میں ترمیم کا مطالبہ

بغداد ۳۰ نومبر۔ عراق کے وزیر اعظم نوری السعید پاشا نے کہا ہے کہ عراق پاکستان کے ساتھ مل کر مصری اور برطانوی جھگڑے کا تصفیہ کرانے کی کوشش کرتا رہا ہے۔ انہوں نے اپنی پارٹی کے سالانہ اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مصر کی قومی امنگیں پوری ہو کر رہیں گی۔ عراق خود بھی برطانوی عراقی معاہدے میں ترامیم کرانی چاہتا ہے۔ اس کا مطالبہ یہ ہے کہ دوسرے ممالک کی طرح اس کے ساتھ بہتر سلوک کیا جائے۔

ــــــــ

ـــ کے متعلق ۔ ۱۰ دسمبر تک کمیٹی میں رپورٹ پیش ہو جانی چاہیئے۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔اے۔ ایل۔ایل۔بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے پاکستان ٹائمز پریس لاہور میں طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔

پروگرام جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ ۱۹۵۱ء

پہلا دن ۲۶ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز بدھ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹-۰۰ سے ۹-۱۵ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۱۵ ″ ۹-۴۵ ″	افتتاحی تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ	
۹-۴۵ ″ ۱۰-۳۰ ″	ذکر حبیبؐ	حضرت مفتی محمد صادق صاحب
۱۰-۳۰ ″ ۱۱-۱۵ ″	اللہ تعالیٰ کی توحید کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی غیرت	جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور
۱۱-۱۵ ″ ۱۲-۰۰ ″	حضرت مسیح علیہ السلام کی ہجرت کشمیر	جناب مولوی عبد المالک خان صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

وقت	مضمون	مقرر
۱-۰۰ سے ۱-۱۵ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۱-۱۵ ″ ۱-۵۰ ″	شعائر اسلام کی اہمیت	جناب قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری پروفیسر جامعہ احمدیہ
	۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات	
۱-۵۵ ″ ۲-۴۰ ″	صداقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام قرآن اور حدیث کی رو سے	جناب مولوی عبد الغفور صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ احمدیہ
۲-۴۰ ″ ۳-۱۰ ″	جرمنی میں تبلیغ اسلام کے حالات	جناب چوہدری عبد اللطیف صاحب مبلغ جرمنی
	۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات	
۳-۱۵ ″ ۳-۴۵ ″	فرانس میں تبلیغ اسلام کے حالات	جناب ملک عطاء الرحمٰن صاحب مبلغ فرانس

دوسرا دن ۲۷ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعرات

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹-۰۰ سے ۹-۱۵ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۱۵ ″ ۱۰-۰۰ ″	اسلامی پردہ اور اس پر اعتراضات کے جوابات	جناب حافظ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور
	۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات	
۱۰-۰۵ ″ ۱۰-۵۰ ″	حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئیاں	جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب
	۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات	
۱۰-۵۵ ″ ۱۱-۴۰ ″	مخالفین سلسلہ کے بعض اہم اعتراضات کا جواب	جناب ملک عبد الرحمٰن صاحب خادم

دوسرا اجلاس بعد نماز ظہر و عصر

وقت	مضمون	مقرر
۱-۳۰ سے ۱-۴۵ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
	تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

تیسرا دن ۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء بروز جمعہ

پہلا اجلاس

وقت	مضمون	مقرر
۹-۰۰ سے ۹-۱۵ تک	تلاوت قرآن کریم و نظم	
۹-۱۵ ″ ۱۰-۰۰ ″	اسلامی عقائد کو صحیح طور پر ہم مانتے ہیں یا ہمارے مخالف؟	جناب مولوی ابو العطاء صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ
	۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات	
۱۰-۰۵ ″ ۱۰-۵۰ ″	جماعت احمدیہ کی تدریجی ترقی	جناب مولوی جلال الدین صاحب شمس
	۵ منٹ وقفہ برائے اعلانات	
۱۰-۵۵ ″ ۱۱-۴۰ ″	اسلام کی تائید میں مغربی ممالک میں انقلابات	جناب چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب وزیر خارجہ پاکستان

دوسرا اجلاس بعد نماز جمعہ و عصر

وقت	مضمون	مقرر
۱-۳۰ ″ ۱-۴۵ ″	تلاوت قرآن کریم و نظم	
	تقریر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز	

(ناظر دعوۃ و تبلیغ)

اراضی ربوہ کے متعلق نہایت ضروری اعلان

ربوہ دار الہجرت کے محلہ "س" (جس کا مستقل نام محلہ دار الرحمت ہوگا) کے متعلق اکثر احباب دفتر کی پیشکردہ الاٹمنٹ پر مطمئن نہیں۔ اس کے علاوہ ۳۰۰ روپے شرط پیشگی برائے خشت پختہ لگانے کی وجہ سے مقاطعہ گیران کی ایک معتدبہ تعداد جو بحیثیت ممبر اس محلہ میں زمین لینے کا حق رکھتی تھی اس محلہ میں زمین لینے سے محروم رہ گئی ہے۔ لہٰذا ان امور کے تدارک کے لئے اور حقداروں کو ان کا جائز حق دینے کے لئے محلہ س کے تمام قطعات کی الاٹمنٹ جس کا اعلان الفضل مورخہ ۳۱/۸/۵۱ میں کیا گیا تھا منسوخ کر دی گئی ہے۔ البتہ جن قطعات پر مکان بن چکے ہیں۔ ان کی الاٹمنٹ قائم رہے گی اور اب دوبارہ نئی الاٹمنٹ مطابق مقاطعہ گیری نمبر کی جائے گی۔

نئی الاٹمنٹ کے لئے ۸ اور ۹ دسمبر یعنے ہفتہ اور اتوار کے دن مقرر کئے گئے ہیں۔

الاٹمنٹ ۸ دسمبر کو صبح ۸ بجے دفتر آبادکاری ربوہ میں شروع ہو جائے گی احباب خود یا بذریعہ نمائندگان اس دن آ کر نقشہ دیکھ کر نمبر وار قطعہ پسند کر لیں۔ جو نہ خود آ سکیں۔ اور نہ نمائندہ مقرر کر سکیں۔ وہ دفتر آبادی کے نام بذریعہ رجسٹری ڈاک مختار نامہ بھجوا دیں:

محلہ د اور ج کی الاٹمنٹ بھی اسی روز بطریق بالا کی جائے گی۔ یعنی ہر مقاطعہ گیر یا اس کے نمائندہ کو نمبر وار نقشہ دکھا کر قطعہ پسند کرایا جائے گا۔ جن دوستوں نے ابھی تک کسی اور محلہ میں یعنی الف ب۔ ص اور ط میں زمین نہیں لی۔ ان کو خود یا بذریعہ نمائندہ تاریخ مذکور کو اپنے لئے زمین کا ٹکڑا حاصل کر لینا چاہیئے۔

(صدر الاٹمنٹ کمیٹی اراضی ربوہ)

جماعت ہائے ہندوستان کی توجہ کیلئے

اگرچہ انفرادی طور پر تمام جماعتوں کو ایک خاص چٹھی کے ذریعہ جلسہ سالانہ میں شمولیت کی دعوت ارسال کی گئی ہے۔ مگر مزید تاکید کے طور پر احباب کو بذریعہ اعلان ہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ حسب دستور سابق جماعت احمدیہ کے دائمی مرکز قادیان دار الامان میں ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۱۹۵۱ء کو جماعت احمدیہ کا ساٹھواں سالانہ جلسہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت کا فرض ہے کہ اس مبارک تقریب میں شامل ہونے کے لئے اپنے روحانی مرکز میں کثرت کے ساتھ جمع ہوں۔

خدا کے فضل سے ملکی حالات بہتر ہو چکے ہیں۔ احباب اپنے اہل و عیال کو بھی ہمراہ لا سکتے ہیں۔ لیکن اہل و عیال کے ساتھ آنے والے احباب کے لئے ضروری ہے کہ دفتر کو جلد سے جلد اپنی آمد سے اطلاع دیں تاکہ ان کی رہائش وغیرہ کے بارے میں انتظامات کر دیئے جائیں۔ اس میں دیر نہیں ہونی چاہئیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

پروگرام دورہ انسپکٹر صاحب بیت المال حلقہ یوپی

(از مورخہ ۴/۱۲/۵۱ تا ۲۴/۱۲/۵۱)

مندرجہ ذیل جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کے عہدہ داروں کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مکرم مرزا طہیر الدین منور احمد صاحب انسپکٹر بیت المال مندرجہ ذیل پروگرام کے مطابق ماہ دسمبر ۱۹۵۱ء میں بغرض معائنہ حسابات و وصولی چندہ دورہ کریں گے۔ توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ عہدہ داران انسپکٹر صاحب موصوف سے پورا پورا تعاون فرمائیں گے۔

نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام	نمبر شمار	نام جماعت	رسیدگی	قیام
۱	انبیٹہ	۴/۱۲/۵۱	۳ یوم	۶	علی پور کھیڑا	۱۷/۱۲/۵۱	½ یوم
۲	بجوپورہ	۷/۱۲/۵۱	½ ″	۷	نگلہ گھنہ	۱۸/۱۲/۵۱	۲ ″
۳	میرٹھ معہ انچولی	۸/۱۲/۵۱	۳ ″	۸	علی پور	۲۰/۱۲/۵۱	۱ ″
۴	اجمیر	۱۲/۱۲/۵۱	۲ ″	۹	اکبرپور	۲۱/۱۲/۵۱	
۵	جے پور	۱۴/۱۲/۵۱	۲ ″	۱۰	مین پوری	۲۱/۱۲/۵۱	۲ ″

اعلان نکاح

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے مورخہ ۲۴/۱۱/۵۱ کو بعد نماز عصر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب طاہر مولوی فاضل پسر مکرم مولوی ابو العطاء صاحب جالندھری پرنسپل جامعہ احمدیہ احمد نگر کا نکاح امۃ الہادی صاحبہ بنت ملک محمد مستقیم صاحب بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی ایڈووکیٹ منٹگمری سے بعوض مبلغ پانصد روپے مہر پڑھا۔ اللہ تعالیٰ اس تعلق کو جانبین کے لئے بابرکت کرے آمین

عبد الرحمٰن انور قائمقام پرائیویٹ سیکرٹری

روزنامہ ——— الفضل ——— لاہور

مورخہ یکم دسمبر ۱۹۵۱ء

شام کا فوجی انقلاب

ملک شام سے جو بالا کثریت ایک اسلامی ملک ہے تین سال میں آج چوتھی خبر آئی ہے کہ فوج نے ملک کے اقتدار پر قبضہ کر لیا ہے۔ نئی حکومت کے وزیروں کو گرفتار کر کے صدر کابینہ کے محل پر فوج کا سخت پہرہ لگ دیا ہے۔ اور شامی فوج نے اس دفعہ پھر یہ کارنامہ چیف آف سٹاف کرنل عابد شیشکلی کی سربراہی میں سرانجام دیا ہے یہ وہی کرنل عابد شیشکلی ہیں۔ جنہوں نے دسمبر ۱۹۴۹ء میں بھی حکومت کا تختہ الٹا تھا۔ اس فوجی انقلاب کی وجہ یہ بتائی گئی ہے۔ کہ معروف دوالبی صدر کابینہ ملک میں بادشاہت کو بحال کرنے اور انتخابات میں حالات کو اپنے لئے سازگار بنانے کے لئے فوج پر قبضہ کرنا چاہتے تھے۔ نیز بذریعہ اعلان بتایا گیا ہے۔ کہ پاپولر پارٹی کی یہ حکومت دوسری عرب ریاستوں سے اتحاد کی حامی ہو کر کے ملک کی خود مختاری کو تباہ و برباد کرتی رہی ہے۔

فوجی اعلان میں ہدایت کی گئی ہے کہ شام کے تمام باشندے پُرامن رہیں۔ اور انہیں انتباہ دیا گیا ہے کہ نقض امن کی صورت میں سخت باز پرس کی جائے گی۔ دمشق ریڈیو کی اطلاع کے مطابق تمام ملک میں امن و امان ہے۔

اس دفعہ کم سے کم ابھی تک قتل و غارت کی اطلاع نہیں آئی۔ مگر سوال پیدا ہوتا ہے کہ جس ملک میں تین سال کے اندر اندر چار دفعہ ایسے فوری انقلابات ہو چکے ہوں۔ اس ملک میں امن و امان کی حالت کس طرح قائم رہ سکتی ہے۔ چند سربرآوردہ لوگوں کی رائے کے باہمی اختلاف پر ہر وقت جس ملک کی حکومت درہم برہم ہونے کے خطرہ میں پڑی رہے۔ اس ملک کے باشندے بیچارے کس طرح کوئی رات چین کی نیند سو سکتے ہیں بے شک تغیر حالات فطری اصول ہے۔ اور اس کے سوا ترقی کی رفتار قائم نہیں رہ سکتی۔ مگر اس طرح کے تہ و بالا کرنے والے دھکوں سے رفتار ترقی کا سلسلہ کس طرح قائم رہ سکتا ہے۔ اس سے تو بلکہ الٹا نقصان ہوتا ہے۔ کہ جو کچھ تعمیری لحاظ سے اب ہو بھی چکا ہو۔ وہ پھر کھنڈرات میں تبدیل ہو جاتا ہے۔ اور ایک قومی معمار جو از سر نو بنیادیں بھرتا ہے ابھی پھر بھی نہ چکتا کہ دوسرا معمار آ کر ان بنیادوں کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔ اور پھر اپنی طرز کی بنیادیں بھرنے لگ جاتا ہے۔ اگر تغیر و انقلاب کا یہی سلسلہ چلا جائے۔ جیسا کہ شام میں چلا جا رہا ہے تو لازمی ہے کہ وہاں کے باشندے کوئی لمحہ امن و امان سے گزارنے کی تمنا نہ کریں۔ اور ہر وقت پا بہ رکاب اور خانہ بدوش رہیں۔

یونائیٹڈ پریس آف امریکہ کا کہنا ہے کہ جو نئی کابینہ ابھی کل ہی کئی دن کے سیاسی تعطل کے بعد تشکیل ہوئی تھی۔ وہ مشرق وسطیٰ کے دفاع کے بارے میں چار طاقتوں کی پیشکردہ تجاویز کے سخت مخالف تھی۔ اگر یہ درست ہے تو اس سے یہ نتیجہ نکالنا بعید از قیاس نہیں ہے کہ موجودہ انقلاب میں بیرونی ہاتھ مضمر ہے۔ جس سے ان ممالک کی بے چارگی ظاہر ہونے کے ساتھ یہ بھی واضح ہوتا ہے۔ کہ مشرقی ممالک میں عام سیاسی ذہنیت ابھی اتنی بلند نہیں ہو سکی۔ کہ سربرآوردہ لوگ معمولی مفاد کو قومی مفاد پر قربان کر سکیں۔ اور یہاں جذبہ حب وطن اور حب قومی ابھی نہایت ابتدائی اور خام حالت میں ہے۔

جو لوگ اس طرح غیر آئینی طریق سے انقلابات لاتے ہیں بظاہر وہ حب وطن اور قومی وفاداری کے جذبات سے ہی متاثر معلوم ہوتے ہیں۔ اور شاید سمجھتے ہیں۔ کہ اس وقت اگر انہوں نے پورا ہاتھ نہ مارا۔ تو ملک و قوم تباہ ہو جائیں گے۔ بے شک ملک میں بعض اوقات ایسے حالات ہو سکتے ہیں۔ لیکن جن قوموں میں تحمل اور آئین پسندی کا تصور ترقی یافتہ ہوتا ہے۔ وہ ایسے موقعوں پر بھی ایسی حرکات نہیں کرتے۔ جس سے ملک کا امن و امان ہی خطرے میں پڑ جائے۔ اور انارکی کے طوفان کے برپا ہونے کا خطرہ ہو

چونکہ اسلامی ممالک پارٹی حکومت کے اصولوں سے ابھی نئے نئے روشناس ہوتے ہیں اس لئے ان میں ایسے فوری انقلابات کا رونما ہونا تعجب خیز نہیں ہے۔ جہاں تک اسلامی اصولوں کا تعلق ہے۔ اس وجہ سے کہ اکثر اوقات پارٹی بازی نہایت خطرناک صورت اختیار کر لیتی ہے بنیادی طور پر پارٹی سسٹم جائز نہیں قرار دیا گیا۔ اور اس کو باہمی مشورہ کی صورت دی گئی ہے۔ مگر معیاری اسلامی حکومت جو خلافت راشدہ کہلاتی ہے اس قول کے لبس میں نہیں ہے۔ ہم صرف نمونہ پر مغربی پارٹی سسٹم کو ڈھالنے کی کوشش کریں تو بہت کچھ اصلاح ہو سکتی ہے افسوس ہے کہ ہم نے مغرب کے ذریعہ پارٹی سسٹم کو اپنا تو لیا ہے۔ مگر مغرب خود جس معیار پر آج اس کو چلا رہا ہے۔ اس کو نہیں سمجھ سکے۔ حالانکہ اسلام میں جو باہمی مشورہ کا اصول ہے مغرب بھی ابھی اس معیار تک نہیں پہنچ سکا۔ مگر اسلام کا یہ اصول جو قرآن کریم اور سنت رسول اللہؐ سے ثابت ہوتا ہے۔ خود اسلامی ممالک میں تو بالکل نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ جس کی وجہ گزشتہ صدیوں میں اسلامی ممالک میں درباری علماء کی وہ توجیہات ہیں۔ جو انہوں نے آیہ لا اکراہ فی الدین کی زبردستی سے اس آیہ کریمہ کے صاف الفاظ کے متضاد کی ہیں۔

یہ غلط توجیہات مسلمانوں کی ذہنیت میں کچھ اس طرح جاگزین کر دی گئی ہیں کہ اب جبکہ کچھ بیداری پیدا ہوئی ہے تو بجائے اس کے کہ ہمارے سیاسی علماء اسلام کے صحیح نقطہ نظر کو دنیا کے سامنے پیش کریں۔ انہوں نے موجودہ لادینی تحریکوں اشتراکیت اور فاشزم وغیرہ کے نمونوں کو اسلام کے اصولوں کے زیادہ قریب سمجھ لیا ہے۔ اور اندرونی انقلاب بھی اسی طرح پیدا کرنا چاہتے ہیں۔ جس طرح فرانس جرمنی اٹلی میں ہوا اور اب روس میں رونما ہوا ہے۔ یہی انقلابی ذہنیت ہے جو اس وقت تمام اسلامی ممالک پر چھا گئی ہے۔

ان ممالک کی بیداری واقعی اچھے آثار ہیں اور جہاں تک مغربی ممالک کے جوئے کو اپنے کندھوں سے اتارنے کا تعلق ہے۔ یہ کروٹ نہایت مستحسن ہے مگر مشکل یہ ہے کہ ہم مہارت نہ ہونے کی وجہ سے اس کھیل کو ضرورت سے زیادہ کھیل جاتے ہیں اور اس طرح جو طاقت بیرونی مخالف قوتوں کے خلاف استعمال ہونی چاہیئے تھی۔ اس کو اپنی ہی بربادی کے لئے استعمال کر لیتے ہیں۔ اور مخالف قوتوں کی تقویت کا باعث بنتے ہیں۔ اور ان قوتوں کی سیاسی چالوں کا شکار بن جاتے ہیں۔

برعظیم ہند کے مسلمانوں میں بھی جب سیاسی بیداری رونما ہونے لگی تو اسی قسم کے سیاسی علماء پیدا ہوئے۔ چنانچہ دیوبندی سکول کے سیاسیین نے انقلاب کا یہی نظریہ اختیار کیا۔ اور مودودی صاحب نے بھی اپنی تحریک اسلامی کا ڈھانچہ اسی نمونہ پر وضع کیا۔

ہمارے نقطہ نظر سے تحریک کا یہ انداز سراسر غلط ہے۔ اور اسلام اور سنت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پیشکردہ اصولوں کے متضاد ہے۔ اور مسلمانوں اور اسلام کی ترقی کے لئے سخت خطرناک ہے۔ اس لئے ہم نے شروع ہی سے اس تحریک کے خلاف آواز بلند کی ہے۔ اور ہم ہر پہلو سے اس کے مضر رساں اثرات پر روشنی ڈالتے رہے ہیں فالحمد للہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہماری محنت بالکل رائیگاں نہیں گئی۔ اور ہم دیکھتے ہیں کہ مودودی صاحب خود اپنی تحریک کے اس پہلو کی برائیوں کو محسوس کرنے لگے ہیں۔ چنانچہ انہوں نے اپنی کراچی کی ایک تقریر میں فرمایا ہے۔

"ہم ایسے حالات کو ملک میں قائم کرنے کی کوشش کریں۔ جن سے کوئی شخص یہ سوچنے کی ضرورت محسوس نہ کرے کہ قومی اور سیاسی معاملات کا فیصلہ صرف جبری تدابیر اختیار کئے بغیر نہیں ہو سکتا۔ ہمیں اس تخیل کی جڑ کاٹ دینی چاہیئے اگرچہ برطانیہ ایک کافر ملک ہے۔ لیکن حکمت بہرحال مومن کی کھوئی ہوئی متاع ہے۔ اور جہاں سے بھی ملے اسے لینی چاہیئے۔ ہمارے لئے اس کے طرز عمل میں سبق موجود ہے۔ ان کے یہاں ایسے حالات موجود ہیں۔ جن سے ہر شخص اطمینان رکھتا ہے۔ کہ جب بھی وہ رائے عامہ کو ہموار کرے گا۔ اس کے منشا کے مطابق ملک کا نظام بدلا جائے گا اور یہ انہی حالات کا ثمرہ ہے کہ اس ملک میں نہ فوجی سازش ہوتی ہے اور نہ کسی خفیہ تحریک کا وجود پایا جاتا ہے۔ نہ شاید کسی انگریز کے ذہن میں یہ تخیل بھی آنے پایا ہے کہ وہ اپنے ملک کے لیڈروں یا حکمران کو اس غرض کے لئے قتل کر دے کہ اس کے بغیر ملک کے نظام کو بدلا نہیں جا سکتا۔ یہ ایک اہم سبق ہے اور ہم سب کی کوشش ہونی چاہیئے کہ ان حالات کی جڑ کاٹ دیں۔ جو اس طرح کے گمراہ اقدامات کے محرک ہوں"۔

(کوثر لاہور ۲۸ نومبر ۱۹۵۱ء)

ہمیں امید ہے کہ مودودی صاحب اپنے ان الفاظ پر خود بھی عمل پیرا ہوں گے۔

رأس المال پر زکوٰۃ

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا فرمان

عن سمرة بن جندب قال اما بعد فان رسول الله صلى الله عليه وسلم يأمرنا ان نخرج الصدقة من الذى نعد للبيع

(ابوداؤد باب العروض اذا كان للتجارة)

ترجمہ۔ سمرۃ رضؓ بن جندب سے روایت ہے کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں حکم دیا کرتے تھے کہ ہم ہر اس چیز سے زکوٰۃ ادا کریں۔ جس کی ہم تجارت کرتے ہیں۔

(نظارت بیت المال ربوہ)

خود شید احمد

یہود کے خطرناک عزائم

یہود فلسطین میں اپنی حکومت کو مستحکم اور وسیع کرنے کے لئے جو کچھ کر رہے ہیں۔ اس کی ایک جھلک امریکہ کے رسالہ کامن سینس کی اس خبر میں ملاحظہ فرمائیے:۔

"یہود نے اپنے قومی وطن کو مضبوط اور وسیع کرنے کے لئے ایک سہ سالہ سکیم تیار کی ہے۔ جس کے لئے ۱۵ ارب ڈالر (ایک ڈالر پاکستان کے قریباً ساڑھے تین روپے کے برابر ہوتا ہے) کی رقم درکار ہوگی۔ یہود کو امید ہے کہ پچاس کروڑ ڈالر بطور عطیہ امریکہ کی حکومت سے مل جائیں گے۔ ایک بڑی رقم اقوام متحدہ سے بھی ملنے کی توقع ہے۔ علاوہ ازیں ہر ایک یہودی اس سلسلے میں اپنی آمدنی اور جائداد پر (برضا و رغبت) ایک ٹیکس بھی عاید کرے گا۔"

یہ مصارف ایک ایسی قوم برداشت کر رہی ہے جس کی مال سے محبت ضرب المثل کی حد تک مشہور ہے۔ جس کی کنجوسی کے قصوں کا گھر گھر چرچا ہے اور جو ایمان کی اس حلاوت سے یکسر محروم ہے۔ جو انسان کو انتہائی قربانی پر آمادہ کر دیا کرتی ہے۔

اب ذرا اس قوم کے فکر عمل کا بھی جائزہ لیجئے۔ جس کے وطن۔ جس کے تمدن۔ جس کے مقامات مقدسہ غرض جس کی پوری زندگی کو خطرہ میں ڈالنے کے لئے یہ رقم خطیر خرچ کی جا رہی ہے۔ اور جو اپنے تئیں ایمان کی عظیم الشان عظمت کی حامل اور جہاد کے جذبہ سے سرشار قرار دیتی ہے۔

دنیا کے نوے کروڑ مسلمانوں کی عظیم الشان قوم یہود کے ان ناپاک عزائم کے مقابلہ میں بہت کچھ کر سکتی تھی ـــــ لیکن یہ ایک تلخ مگر مبنی بر صداقت حقیقت ہے کہ جہاں یہود باوجود تھوڑے ہونے کے بہت کچھ کر چکے ہیں۔ اور ابھی وہ کچھ کرنے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ جن کے تصور سے بھی ایک سچے مسلمان کے رونگٹے کھڑے ہو جانے چاہئیں ـــــ وہاں مسلمان باوجود کثرت تعداد اور باوجود "خیر امت" کہلانے کے اب تک خواب غفلت میں مبتلا ہیں۔ صرف عربوں میں حالات کی نزاکت کا کچھ کچھ احساس ہو رہا ہے گو یہود نامسعود کے ناپاک ارادوں کو ناکام بنانے کے لئے جس اتحاد و اتفاق اور سعی و عمل کی ضرورت ہے وہ ان میں بھی نہ ہونے کے برابر ہے۔ اور دیگر ممالک کے مسلمانوں میں تو ابھی ان کے عزائم کو اچھی طرح سمجھنے اور ان کے معدرس نتائج کو بخوبی محسوس کرنے کی بھی نوبت نہیں آئی زبانی جمع خرچ تو بہت ہے۔ لیکن مشکل یہ ہے۔ کہ واقعات و حقائق کی دنیا میں باتیں کام نہیں آتیں عمل ہاں متواتر اور مسلسل عمل کام آیا کرتا ہے۔

آج سے چار سال قبل ایک بالغ نظر اور حقیقت آشنا نگاہ نے آنیوالے خطرہ کو بھانپ کر مسلمانوں کو مندرجہ ذیل الفاظ میں بروقت متنبہ کر دیا تھا۔ یہ انتباہ آج بھی ہر مسلمان کو دعوت عمل دے رہا ہے۔ کاش اس سے فائدہ اٹھایا جائے:۔

"یہودی قوم نے اپنا اندرونہ ظاہر کر دیا۔ یہی دشمن ایک مقتدر حکومت کی صورت میں مدینہ کے پاس سر اٹھانا چاہتا ہے۔ شاید اس نیت سے کہ اپنے قدم مضبوط کر لینے کے بعد وہ مدینہ کی طرف بڑھے۔ جو مسلمان یہ خیال کرتا ہے کہ اسباب کے امکانات بہت کمزور ہیں۔ اس کا دماغ خود کمزور ہے۔۔۔ سوال فلسطین کا نہیں۔ سوال مدینہ کا ہے۔ سوال یروشلم کا نہیں۔ سوال خود مکہ مکرمہ کا ہے۔ سوال زید اور بکر کا نہیں سوال محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی عزت کا ہے۔ دشمن باوجود اپنی مخالفتوں کے اسلام کے مقابل پر اکٹھا ہو گیا ہے کیا مسلمان باوجود ہزاروں اتحاد کی وجوہات کے اس موقع پر اکٹھا نہ ہوگا۔۔۔۔ میں سمجھتا ہوں وہ وقت آ گیا ہے۔ جب مسلمانوں کو یہ فیصلہ کر لینا چاہیئے کہ یا تو وہ ایک آخری جدوجہد میں فنا ہو جائیں گے یا کلی طور پر اسلام کے خلاف دلیشہ دوانیوں کا خاتمہ کر دیں گے"

(الکفر ملت واحدۃ از حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ)

اپنے مفکر کے الفاظ کی ہی لاج رکھیئے!

احراری اخبار آزاد وقتاً فوقتاً اپنے لیڈر چوہدری افضل حق صاحب کی کتب میں سے بعض اقتباس شائع کیا کرتا ہے۔ اس سے اس کی غرض ان کی یاد کو تازہ کرنے کے علاوہ غالباً یہ بھی ہوتی ہے۔ کہ ان کی بیان کردہ باتوں پر عمل کیا جائے۔ گو "جوش خطابت" اور "سدا نی تقریر" کے دلدادہ گروہ سے قوت عمل کی کم ہی توقع رکھنی چاہیئے تاہم اگر احراری واقعی اپنے "مفکر" کی بیان کردہ باتوں کو عمل کرنے کے لئے ہی شائع کرتے ہیں۔ تو ہم بھی ذیل میں ان کے چند الفاظ درج کئے دیتے ہیں ـــــ اگر احرار کے دلوں میں واقعی اپنے مفکر کے لئے عزت و احترام ہے تو انہیں اپنی تقریروں اور تحریروں میں ان الفاظ کی کم از کم کچھ تو لاج رکھنی چاہیئے۔

چوہدری افضل حق صاحب اپنی کتاب "دین اسلام" میں (ایسا معلوم ہوتا ہے کہ) احراریوں کو ہی مخاطب کر کے فرماتے ہیں:۔

"قول اور فعل سے کسی کی دل آزاری کرنا اپنے آرام اور نام کے لئے قومی مقاصد سے غداری کرنا۔ ہوشیاری اور فریب کاری سے خدا کے سادہ بندوں کو لوٹنا یا ان کی سادہ لوحی سے فائدہ اٹھا کر ان کو اپنے مفاد پر قربان کرنا غرض علم اور عقل کا کوئی حیلہ جو دوسروں کی راحت اور آرام کو حرام کرے گناہ ہے۔ اور فوری توبہ اس کا علاج ہے۔ ورنہ عادت راسخ ہو جانے پر انسان دوزخ کا ایندھن ہو جاتا ہے"

"پیغام صلح" کا ایک سوال

معاصر "پیغام صلح" سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مخاطب کرتے ہوئے لکھتا ہے:۔

"میاں صاحب کا بیان ہے کہ حضرت مولانا نور الدین صاحب کے زمانے میں یہ سوال اٹھا۔ تو حضرت مولانا نے فرمایا کہ تم کون ہوتے ہو مجھے معزول کرنے والے؟ کیا ہم میاں صاحب سے دریافت کر سکتے ہیں کہ یہ سوال اٹھانے والے کون تھے اور کس نے مولانا نور الدین صاحب کے عزل کا سوال پیش کیا؟"

(پیغام صلح ۱۴ نومبر ۱۹۵۱ء)

تعجب ہے کہ یہ سوال ہم سے کیوں پوچھا جا رہا ہے کیونکہ غیر مبائعین کا لٹریچر اور خود پیغام صلح کے فائل ہی اس سوال کا جواب ہیں۔ تاہم چونکہ پیغام صلح نے ہم سے یہ سوال دریافت کیا ہے۔ اسلئے مختصراً عرض ہے کہ خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی معزولی کا سوال انہوں نے ہی اٹھایا تھا۔ جو آپ پر نکتہ چینی کیا کرتے تھے۔ جو آپ کی خلافت کو پیر پرستی قرار دیا کرتے تھے۔ اور جنہیں حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ فتنہ کا موجد سمجھا کرتے تھے۔ یہ فتنہ کے موجد اور خلیفہ اول رضی اللہ عنہ پر نکتہ چینی کرنے والے کون تھے؟ اس کا جواب خود مولوی محمد علی صاحب کے الفاظ میں ہی سنئے:۔

(۱) "چند دنوں بعد لاہور سے دو گمنام ٹریکٹ نکلے۔ جن میں کچھ نکتہ چینی حضرت مولوی صاحب (مراد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ۔ ناقل) کے طریق عمل پر کی تھی۔ کہ پیر پرستی کی بنیاد رکھی جا رہی ہے۔ اور کچھ اعتراضات میاں صاحب پر تھے۔ ان ٹریکٹوں کی وجہ سے حضرت مولوی صاحب کی پیغام صلح پر ناراضگی بہت بڑھ گئی"۔

(حقیقت اختلاف اور مولوی محمد علی صاحب)

(۲) "حضرت مولوی صاحب نے ہماری تحریروں پر اعتماد نہ کیا اور ۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ہمیں ان لوگوں میں شامل کیا جو فتنہ کے اصل موجد تھے"۔

(حقیقت اختلاف اور مولوی محمد علی صاحب)

یہ حوالے اپنی تشریح آپ کر رہے ہیں۔ امید ہے۔ معاصر پیغام صلح کی تسلی کے لئے کافی ہوں گے۔

مالی سالِ رواں ۵۲-۱۹۵۱ء کے لازمی چندوں کی ادائیگی
کا
قابلِ قدر نمونہ

میاں عبد الحق صاحب راہم مرکزی سکرٹری مالی جماعت احمدیہ کراچی نے سیدنا حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ تعالے کے حضور میں یہ اطلاع بھجوائی ہے کہ جماعت ہذا میں ملک امام الدین عبد الحفیظ صاحبان نہایت مخلص اور سلسلہ کے لئے بہت قربانی کرنے والے ہیں۔ پہلے سال جب انہوں نے کراچی میں اپنا کاروبار شروع کیا۔ تو اس سال کا کل منافع مبلغ دس ہزار روپیہ تمام کا تمام چندہ میں دے دیا۔ اس کے بعد ہر سال اپنا حساب کرنے پر تمام سال کا چندہ یکمشت پوری شرح سے ادا کرتے ہیں۔ چنانچہ آج انہوں نے سال رواں کا چندہ عام مبلغ -/۶-۵۰۰۱ روپے چندہ جلسہ سالانہ ۱۲/۱۴ روپے اور مقامی چندہ -/-/۸۰۰ روپے کل -/-/۱۲۰۸ روپے یکمشت ادا کر دیئے ہیں۔ اس پر حضور نے جزاکم اللہ احسن الجزاء ارقام فرمایا۔ ملک صاحب کے لئے دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالے انہیں مزید قربانیوں کی توفیق عطا فرمائے۔ جماعت کے دوسرے دوستوں کے لئے بھی دعا کی جاتی ہے کہ اللہ تعالے انہیں لازمی چندوں کے باشرح ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ ایک ایسی قابلِ قدر مثال ہے جو شاذ و نادر ہی عام تاجر پیشہ احباب میں پائی جاتی ہے۔ تاجر پیشہ احباب کو ملک صاحب کے نمونہ سے سبق حاصل کرنا چاہیئے۔ اور آمدنی کے مطابق لازمی چندہ ادا کر کے اللہ تعالیٰ سے ثواب حاصل کرنا چاہیئے۔

(نظارت بیت المال)

ضروری اعلان جو دوست امسال جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ربوہ میں کسی قسم کی دوکان لگانا چاہتے ہوں۔ ان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ ان کی درخواستیں ۱۵/۱۲ تک نظارت ہذا میں آجانی چاہئیں۔ جو درخواستیں بعد میں آئینگی۔ وہ کمیٹی میں پیش نہ ہو سکیں گی۔ درخواست پر متعلقہ امیر یا پریذیڈنٹ کی سفارش ضروری ہے نیز یہ بھی لکھا جائے کہ جو بھاؤ اور شرائط نظارت مقرر کرے گی۔ اس کی پابندی کریں گے۔ (ناظر امور عامہ)

حضرت میاں محمد دین صاحب واصلباقی درویش رضی اللہ عنہ

(از مکرم ملک صلاح الدین صاحب ایم۔ اے سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

حضرت میاں محمد الدین صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قدیم صحابہ میں سے تھے۔ مورخہ یکم نومبر ۱۹۵۱ء کو قادیان میں انتقال فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کی وفات کا واقعہ یوں ہے۔ کہ آپ ۳۱/۱۰/۵۱ کو عشاء کی نماز پڑھ کر گھر کی طرف جاتے ہوئے مہمان خانہ میں سے گذر رہے تھے۔ راستہ میں ایک نالی آتی ہے۔ جس پر سے انہیں گزرنا تھا۔ سیدھا جانے کی بجائے بھول کر بائیں طرف مڑ گئے۔ وہاں پون فٹ کے قریب اونچا فرش تھا۔ جسے نالی سمجھ کر پھلانگنے لگے۔ کہ ٹکرا کر گر پڑے۔ دھڑام سے گرنے سے جو آواز نکلی تو عزیز سید شہادت حسین طالب علم جو پاس سے گذر رہا تھا۔ اور مرزا بشیر احمد صاحب (حلقہ ناصر آباد) جو قریب ٹہلنے پر تھے۔ ان کی طرف بھاگے اور اٹھایا۔ چارپائی پر لٹا کر مرزا صاحب و طیب علی صاحب بنگالی نے جسم دبایا۔ جس سے انہوں نے آرام محسوس کیا۔ مرزا صاحب نے کہا۔ کہ آپ اب گھر پر نمازیں ادا کیا کریں۔ عمر کا تقاضا یہی ہے۔ اب دیکھئے آپ کو چوٹ لگ گئی ہے۔ ہنس کر فرمانے لگے۔ کہ حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی بھی مجھے ایسا ہی کہتے ہیں۔ لیکن میں رہ نہیں سکتا۔ اور بتایا کہ نالی کی غلطی لگ جانے کی وجہ سے گر پڑا ہوں۔ گھر پر لے جانے لگے۔ تو اصرار فرمانے لگے۔ کہ پیدل جائیں گے۔ لیکن چوٹ کے باعث جب چل نہ سکے۔ تو شاہ محمد صاحب گجراتی (حلقہ ناصر آباد) نے انہیں اٹھا کر گھر تک پہنچایا۔ وہاں مرزا صاحب اور انہوں نے پھر جسم دبایا۔ دونوں نے کہا کہ اب اگر ماں جی (یعنی حضرت میاں محمد الدین صاحب کے گھر سے) یہاں ہوتے۔ تو آپ کو بہت آرام پہنچتا۔ فرمانے لگے مائی بہت بس صبح کا ہی دن ہے۔ شاہ محمد صاحب نے کہا۔ کہ آپ نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا زمانہ دیکھا۔ اسی طرح ایک جہان کی گرداوری کی۔ ساری عمر بہت کچھ دیکھا۔ اب ضعیف ہو گئے ہیں۔ گھر پر ہی نماز پڑھ لیا کریں۔ فرمانے لگے۔ بس کل کا ہی دن ہے۔ پھر کمرہ میں پیدل چلنے کے لئے کہا۔ سہارے سے ایک دو قدم چلے۔ لیکن چل نہ سکتے تھے۔ اس لئے چارپائی پر لٹا دیا۔

سکندر خان صاحب (صدر حلقہ ناصر آباد) ان کے گھر جانے پر حلقہ مبارک کے صدر بدر الدین صاحب عامل کے پاس گئے۔ کیونکہ مرحوم اس حلقہ سے تعلق رکھتے تھے۔ وہ فوراً آپ کے پاس پہنچے۔ آپ نے گھٹنا دکھایا جس پر چوٹ کا نشان تھا۔ اور یہ بھی بتایا۔ کہ بن ران میں درد ہے۔ وہ دار المسیح سے جہاں صدر انجمن کا اجلاس ہو رہا تھا۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب کو بلا کر لے گئے۔ ڈاکٹر صاحب نے ملاحظہ کر کے عامل صاحب سے تین آدمیوں کی ڈیوٹی لگا دینے کے لئے کہا۔ اور بتایا کہ ہڈی کو ضرب نہیں آئی۔ لیکن اعصاب پر زیادہ اثر ہے۔ چوٹ زیادہ آئی ہے۔ کئی دن خدمت کرنی پڑے گی۔ اس وقت تک آپ ہنسی خوشی کی باتیں بھی کرتے رہے۔ لیکن تھوڑی دیر میں کھانسی اٹھ کر دم اکھڑ گیا۔ آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ کہ ڈاکٹر صاحب کو اطلاع دو۔ میری نزع کی حالت ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے اور دوائی دلوائی۔ اب سانس کچھ کراتا تھا۔ جس سے کافی اونچی آواز بھی پیدا ہوتی تھی۔

اس سے قبل عبد القیوم صاحب (حلقہ ناصر آباد) جو پڑوسی ہیں وہ بھی دوسروں کے آنے تک خدمت کے لئے ٹھہر گئے تھے۔ اب ڈیوٹی کے لئے دیدار محمد صاحب فضل الرحمن صاحب (حلقہ مبارک) اور محمد سلیمان صاحب (حلقہ مبارک) آپ رضی اللہ عنہ کے پاس رہے۔ چونکہ عملاً خدمت کے لئے زیادہ ضرورت نہ تھی۔ اس لئے محمد سلیمان صاحب پاس جاگتے رہے۔ اور دوسرے سو گئے۔ فضل الرحمن صاحب بتاتے ہیں۔ کہ جس وقت میں آپ کے پاس پہنچا۔ تو اس وقت آپ رضی اللہ عنہ کلمہ شہادت اور قرآن مجید پڑھ رہے تھے۔ رات کو ڈیڑھ بجے کے قریب منہ خشک ہونے لگا۔ چنانچہ محمد سلیمان صاحب نے دوائی پلائی جس سے آدھ گھنٹہ کے قریب سو گئے۔ آنکھ کھلی تو فرمانے لگے۔ کہ اب میرا وقت قریب ہے، بچنے کی امید نہیں صدقہ دو۔ محمد سلیمان صاحب نے اپنی طرف سے نصف روپیہ دینے کی نیت کر لی۔ فرمانے لگے کہ میری جیب میں ایک روپیہ ہے صدقہ کر دو (چنانچہ یہ روپیہ بعد میں صدقہ کر دیا گیا) اور بار بار فرماتے تھے۔ کہ اب میرا وقت قریب آ گیا ہے۔ میں بچ نہیں سکتا۔ اور بار بار آپ کی زبان سے یا اللہ یا اللہ نکلتا تھا۔ پھر آپ کو ضعف اور تکان محسوس ہونے لگی۔ تو محمد سلیمان صاحب نے دبایا۔ اور دودھ پلایا۔ جس سے آرام محسوس کرنے لگے۔ اور صبح کی نماز کے قریب فرمایا۔ کہ مجھے سورۃ یٰسین سناؤ۔ چنانچہ صبح کی نماز کے بعد مولوی محمد حفیظ صاحب فاضل (صدر حلقہ مسجد فضل) آئے اور انہوں نے سورۃ یٰسین سنائی۔ صبح ۸½ بجے کے قریب آپ سے بچوں کے ایڈریس معلوم کئے۔ جو باوجود نیم غشی کی حالت کے آپ رضی اللہ عنہ نے صحیح بتلا دیئے۔

گیارہ بجے فرمایا۔ کہ آنتوں میں خارش سے درد ہوتی ہے۔ مکرم حاجی محمد الدین صاحب (سابق امیر جماعت تہال۔ گجرات) کے فرمانے پر احمد حسین صاحب موصوف نے سورۃ یٰسین سنائی۔ قریباً ساڑھے گیارہ بجے حضرت میاں صاحب جان بحق ہوئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ رضی اللہ عنہ کی عمر قریباً پچاسی سال تھی۔ بعد نماز عصر مہمان خانہ کے مغربی کوارٹر سے جس میں آپ رضی اللہ عنہ کو غسل دیا گیا تھا جنازہ اٹھایا گیا۔ اور جنازہ گاہ میں اس مقام پر جہاں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت ہوئی تھی۔ قبر کی تکمیل کی اطلاع آنے تک جنازہ رکھا گیا۔ جنازہ گاہ میں آپ رضی اللہ عنہ کا جنازہ مکرم مولوی عبد الرحمن صاحب جٹ امیر مقامی و ناظر اعلیٰ نے پڑھایا۔ (جنازہ گاہ سے مراد بڑے باغ کے شمالی حصہ میں وہ جگہ مراد ہے۔ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کا جنازہ پڑھا گیا تھا اور اس جگہ کو اور بیعت کی جگہ کو ایک خوشنما پلاٹ کی شکل میں حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی نے گذشتہ سال تبدیل کیا تھا۔ اور ہر دو مقامات کی حضرت عرفانی صاحب نے گذشتہ جلسہ سالانہ پر تصدیق فرمائی تھی) مغرب سے قبل ہی آپ رضی اللہ عنہ کو قطعہ خاص بہشتی مقبرہ میں سپرد خاک کیا گیا۔

آپ ابتدائی موصیوں میں سے تھے آپ کا نمبر وصیت ۱۵۸ ہے۔ آپ نے ۲۳ اکتوبر ۱۹۰۶ء کو پانچویں حصہ کی وصیت کی تھی۔ آپ کی تحریری بیعت اکتوبر ۱۸۹۷ء کی اور دستی بیعت ۵ جون ۱۸۹۸ء کی تھی۔

آپ کا عرصہ درویشی ہمارے لئے ہر طرح باعث رحمت و برکت تھا۔ درویش مختلف طریقوں سے آپ سے برکات حاصل کرتے تھے۔ کوئی قرآن مجید ناظرہ پڑھ لیتا کوئی اور دینی مسائل وغیرہ سیکھ لیتا۔ چنانچہ محمد ایوب صاحب مبلغ گذشتہ سال بہت کچھ آپ سے پڑھتے رہے اور اپنے جذبۂ اخلاص سے آپ کی حد درجہ خدمت بھی کرتے تھے اور کبھی جا کر گرم پانی کر کے نہلا دیتے اور متفرق خدمات سرانجام دیتے۔

گذشتہ سال آپ بواسیر سے کئی مہینے شدید بیمار رہے۔ یوں معلوم ہوتا تھا گویا سارا خون نکل گیا ہے۔ مولوی محمد یعقوب صاحب آپ کے پارچات دھو دیتے۔ اسی طرح امیر احمد صاحب سابق مؤذن مسجد مبارک اور کئی ایک درویش آپ کی خدمت کو عین سعادت سمجھتے تھے۔

مرحوم رضی اللہ عنہ ذی ہمت تھے۔ مایوسی اور کمزوری کا احساس آپ میں نہیں تھا۔ چنانچہ مولوی برکت علی صاحب گجراتی (صدر عمومی) سناتے ہیں کہ آپ کی ضعیفی کے پیش نظر کبھی مسجد مبارک سے اترتے ہوئے میں سہارا دینے کی کوشش کرتا تو منع کر دیتے۔ اور فرماتے کہ میں بوڑھا نہیں ہوں اور تیزی سے نیچے اتر جاتے۔ اس جذبہ کے ماتحت اپنے کام خود سرانجام دینے کا جذبہ بھی حد درجہ نمایاں تھا۔ لنگر خانہ سے اپنا کھانا خود لاتے۔ ڈیری فارم سے خود دودھ لاتے۔ بلکہ ایک بزرگ کے لئے دودھ باصرار عرصہ تک ان کے گھر خود پہنچاتے رہے۔

آپ کی برکات میں سے ایک یہ بھی ہے کہ درویش آپ سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عہد مبارک کی باتیں سنتے۔ چنانچہ لنگر خانہ کے ایک درویش نے آپ سے یہ طے کر رکھا تھا کہ جب آپ کھانا لینے آئیں حضور کی کوئی ایک بات سنایا کریں چنانچہ آپ سناتے تھے۔

وفات سے ایک دو روز قبل بیت المال میں ٹکٹ ڈاک لینے گئے۔ محمود احمد صاحب عارف کی درخواست پر ٹکٹ آنے تک حضور کی باتیں سناتے رہے۔ دعا کیلئے بھی درویش عرض کرتے رہتے تھے جس سے افسوس کہ اب محروم ہو گئے ہیں۔

حادثہ کے روز عصر کے بعد میں مسجد مبارک کے پرانے حصہ میں اصحاب احمد جلد دوم کا مسودہ درست کر رہا تھا کہ آپ مسجد میں تشریف لائے۔ آپ نے ہائے کا لفظ درد کی وجہ سے بولا۔ میں نے سمجھا کہ کسی قسم کی بہت تکلیف ہے اور یہاں بیٹھ گئے ہیں۔ میری چارپائی دار المسیح کے صحن میں پڑی تھی اور اوپر تو شک اور لحاف بچھا ہوا تھا۔ میں نے بستر کے گدگدے ہونے کی وجہ سے عرض کیا کہ آپ وہاں چل کر آرام فرمائیں۔ فرمانے لگے میں نے نماز پڑھنی ہے۔ اب بوجہ چلنے کے اثر کی وجہ سے آپ پریشان ہو جاتا تھا اور بعض دفعہ تاخیر ہو جانے پر بھی آپ مسجد میں ہی آ جایا کرتے تھے اس مقام پر جہاں مسجد مبارک قدیم میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام امام کے ساتھ نماز ادا فرمایا کرتے تھے۔ حضرت ممدوح نے لمبی نماز ادا کی اور اس میں ایک بار بھی کراہنے کی آواز نہیں آئی۔ نماز سے فارغ ہو کر جانے لگے تو میں نے کہا بابا جی! ابھی اور کچھ نہیں کہا تھا۔ چونکہ میں اکثر دعا کیلئے اور خصوصاً کتاب کے تعلق میں عرض کرتا تھا آپ نے فوراً کہا کہ میں نے ابھی آپ کے لئے دعا کی ہے۔ میں نے بعض مشکلات کا ذکر کیا اور یہ بھی عرض کیا کہ میں بھی آپ کیلئے دعا کرتا ہوں۔ چنانچہ کپور تھلہ کی مسجد میں بھی خاص طور پر آپ کے لئے دعا کی تھی۔ یہ سنکر بہت خوش ہوئے۔ نہ معلوم آنیوالے حادثہ سے قبل آپ کے متعلق ایک نیک یادگار میرے دل میں قائم ہونی تھی کہ میرے دل میں ایک جوش اٹھا اور میں نے محبت کے ساتھ آپ سے مصافحہ اور معانقہ کیا۔ کیا معلوم تھا کہ اس بابرکت وجود سے اب ہمیشہ کے لئے جدائی ہونے والی ہے

آپ کی وفات سے چند روز قبل شاہ محمد صاحب گجراتی نے خواب دیکھا کہ مرحوم کے مکان پر ان کی بجائے کسی اور کا قبضہ ہو گیا ہے۔ یہ آپ کی وفات پر دلالت کرتا تھا۔ کہ اب مرحوم اس مکان سے جانے والے ہیں۔ اسی طرح وفات کی رات مولوی برکت علی صاحب (صدر عمومی) نے خواب دیکھا کہ ایک دعوت میں مرحوم حضرت بھائی عبد الرحمن صاحب قادیانی۔ صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب۔ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب اور خاکسار اور ایک مسلمان فوجی افسر موجود ہیں۔ فوجی افسر نے

(باقی صفحہ ۷ پر)

وصایا

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر کو اطلاع کردے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ)

وصیت نمبر ۱۲۵۶۱ میں محمد شفیع ولد چوہدری نواب الدین صاحب قوم ہراج پیشہ زمیندارہ عمر ۲۴ سال تاریخ بیعت ۱۹۴۹ء ساکن دیوا سنگھ ڈاکخانہ ہیڈ ورکس سدھنا ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ اس وقت سالانہ آمد بذریعہ زمیندارہ تقریباً مبلغ /۲۰۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی سالانہ آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان حال پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی مجلس کارپرداز کو اطلاع دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد: محمد شفیع ولد چوہدری نواب الدین صاحب ساکن دیوا سنگھ ضلع ملتان۔ گواہ شد: چوہدری محمد حسین موصی مذکور کا حقیقی بھائی۔

گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۲۸۰۶ میں علم دین ولد حاکم علی صاحب قوم ویٹ پیشہ اہی عمر ۵۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۸ء ساکن چک ۶۷ نواں کوٹ ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۹/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اور منقولہ جائداد حسب ذیل ہے۔ جس کی قیمت اندازاً /۵۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اس کے علاوہ جو پاکستان میں عارضی کاشت پر زمین ملی ہے۔ اس کی آمد ششماہی یا سالانہ جو ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اس پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے بعد جس قدر میرا متروکہ ثابت ہو۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ہوگی۔

العبد: علم دین موصی مذکور

گواہ شد: غلام سرور نمبردار چک ۶۷ ضلع شیخوپورہ

گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا

وصیت نمبر ۱۲۸۷۴ میں محمد عبد الماجد ولد محمد عبد الواحد قوم شیخ پیشہ ملازمت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن دہرم پورہ ڈاکخانہ خاص ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳/۱/۵۰ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد صرف مبلغ /۹۴ روپے معہ الاؤنس ہے۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائیداد پیدا کروں۔ اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت اس کے علاوہ جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ العبد: عبد الماجد جنرل سیکرٹری خدام الاحمدیہ دہرم پورہ۔ گواہ شد: محمد افضل سکنہ دہرم پورہ

گواہ شد: خاکسار سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۱۳۰۸۵ میں عبد اللہ ولد شاہ دین صاحب قوم ارائیں پیشہ زمیندارہ عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چک ۱۳۳/6.R ڈاکخانہ چک ۱۳۲/6.R ضلع بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۸/۵/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ چک ۱۳۳/6.R میں تعدادی ۳ مربعہ جات ملکیتی مظہر کے نام ہیں۔ لیکن ان میں سے مظہر کے تین لڑکے جو کہ غیر احمدی ہیں نصف کے مالک ہیں۔ گو رقبہ تمام کا تمام مظہر کے نام ہے۔ لیکن مظہر دیڑھ ۱½ مربعہ کا مالک ہے۔ جس کی قیمت چودہ ہزار روپیہ ہے۔ اور چک ۲۴۳ گ ب تحصیل ٹوبہ ٹیک سنگھ ضلع لائل پور بشراکت دیگر برادران ½ مربعہ ہے۔ جس میں مظہر ۱/۳ کا مالک جس کی بازاری قیمت /۶۰۰۰ ۶ ہزار روپیہ ہے۔ مظہر کی کل جائداد کی قیمت /۲۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ لہٰذا اپنی جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ مبلغ /۲۰۰۰ روپیہ نقد ادا کر کے رسید حاصل کر چکا ہوں۔ نیز اگر کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ جس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔

العبد: عبد اللہ ولد شاہ دین صاحب چک ۱۳۳/6.R ضلع بہاولپور۔ گواہ شد: فضل محمد دوکاندار فقیر والی ڈاکخانہ خاص گواہ شد: خورشید احمد انسپکٹر وصایا۔

وصیت نمبر ۹۴۹۳ میں محمد اسمٰعیل ولد چوہدری سردار خان صاحب قوم جٹ گرایہ پیشہ زمینداری عمر ۳۰ سال تاریخ بیعت ۱۹۳۴ء ساکن گدیاں ڈاکخانہ بدوملہی ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۴/۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد موجودہ وقت میں کوئی نہیں ہے۔ کیونکہ میرے والد صاحب بفضل خدا زندہ ہیں۔ صرف سالانہ آمدنی پر گزارہ ہے۔ جو مبلغ /۲۰۰ روپیہ ہے اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان کرتا ہوں۔ آئندہ جو جائداد پیدا کروں گا اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد جس قدر جائداد اس کے علاوہ ثابت ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان ہوگی۔

العبد: محمد اسمٰعیل بقلم خود ساکن گدیاں ضلع سیالکوٹ

گواہ شد: چوہدری غلام احمد ولد چوہدری شاہ دین صاحب

خورشید احمد انسپکٹر وصایا کاتب الحروف

وصیت نمبر ۱۱۱۷ میں محمد صدیق امرتسری مولوی فاضل ولد مستری نور محمد صاحب احمدی ساکن علیپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰/۱/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ کہ میں آئندہ ہمیشہ تا وقت وفات اپنی آمد کا ۱/۸ حصہ دفتر وصیت صدر انجمن احمدیہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میں واقف زندگی ہوں۔ اور اس وقت سیرالیون میں بطور انچارج احمدیہ مشن کام کر رہا ہوں۔ مجھے اس وقت دمعہ بیوی بچوں کے الاؤنس کے ساڑھے سات پونڈ ماہوار الاؤنس ملتا ہے۔ جس کا ۱/۸ حصہ میں ہر ماہ انشاء اللہ ادا کیا کروں گا۔ میری کوئی منقولہ یا غیر منقولہ جائداد اس وقت نہیں ہے۔ میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی جائیداد ہو تو اس کے ۱/۸ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ہوگی۔ اے اللہ تو میری اس حقیر وصیت کو قبول فرما۔ میں نے حضرت مسیح موعودؑ کے رسالہ الوصیت کا مطالعہ کر لیا ہے۔ اور اس میں مذکورہ تمام شرائط پر انشاء اللہ عمل کروں گا۔

العبد: محمد صدیق امرتسری حال فری ٹاؤن سیرالیون ۳۰/۱/۴۸

گواہ شد: محمود اسحٰق صوفی ردکوپر سیرالیون حال وارد فری ٹاؤن

گواہ شد: محمد ابراہیم خلیل از فری ٹاؤن

وصیت نمبر ۱۱۲۴۸ میں غلام محمد درزی ولد احمد دین صاحب قوم بھٹی پیشہ درزی عمر چالیس سال تاریخ بیعت ۱۹۲۵ء ساکن کوٹھڑہ ڈاکخانہ ہیڈ رسول ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۳/۹/۴۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری اس وقت حسب ذیل جائداد ہے۔ ۶ مرلے زمین رہائشی مکان کچھ پختہ کچھ کچا جس کی قیمت /۱۰۰۰ روپیہ ہے۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ ربوہ پاکستان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس جائداد پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ لیکن میرا گزارہ صرف اس جائداد پر نہیں۔ بلکہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت پچاس روپیہ ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمدنی کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان یا ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور یہ بھی بحق انجمن ربوہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ میری جائداد جو بوقت وفات ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ ربوہ ہوگی۔ اور اگر میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ وصیت کی مد میں کروں تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کر دیا جائے گا۔

العبد: بقلم خود غلام محمد درزی

گواہ شد: سید ولایت شاہ انسپکٹر وصایا۔

گواہ شد: بقلم خود سلطان احمد جٹ ڈنگہ حال ہیڈ رسول

وصیت نمبر ۱۲۰۸۸ میں نصیب خان ولد شمس خان قوم میو پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال ساکن چک ۵۶ گ ب ڈاکخانہ سندھیلیانوالی ضلع لائلپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۳/۴۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی ماہوار آمد مبلغ /۷۰ روپیہ ہے۔ جس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتا ہوں۔ خاکسار کی غیر منقولہ جائداد ہندوستان میں حسب ذیل اراضی ۲½ بیگہ پختہ قصبہ ہیوال ڈاکخانہ خاص تحصیل فیروزپور جھرکا ضلع گوڑگانواں۔ لیکن یہ اس وقت میرے قبضہ میں نہیں ہے۔ اگر جائیداد خاکسار کو مل گئی تو اس پر بھی حسب بالا وصیت حاوی ہوگی۔ آئندہ جو جائداد میری ہوگی اس پر نیز ترکہ پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: نصیب خان حوالدار کلرک سیکنڈ بہاولپور انفنٹری

گواہ شد: سردار محمد عنایت اللہ خان کلرک سیکنڈ انفنٹری بہاولپور

گواہ شد: عزیز محمد خان کینال کالونی بہاولپور۔

وصیت نمبر ۱۳۱۱۹ میں نواب دین ولد شاہ محمد قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۲۵ سال بیعت ۱۹۳۱ء ساکن بھریکے ڈاکخانہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۸/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔ ۵ کنال چاہی زمین قیمتی /۵۰۰ روپیہ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان کرتا ہوں۔ جو انشاء اللہ سالانہ ششماہی ادا کرتا رہوں گا۔ اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں داخل یا حوالہ کر کے رسید حاصل کر لوں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کر دی جائے گی اگر اس کے بعد کوئی جائداد اور پیدا کروں۔ یا مرنے پر ثابت ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ العبد: نواب الدین موصی

گواہ شد: علی محمد انسپکٹر آنریری موضع گکھانوالی

وصیت نمبر ۱۳۱۴۲ میں محمود احمد ولد حیات محمد صاحب قوم سندھو پیشہ ملازمت عمر ۲۰ سال پیدائشی احمدی چک نمبر ۱۱۶ جنوبی ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶/۹/۵۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں۔ اس وقت ماہوار آمد مبلغ /۵۰ روپے ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میرے مرنے کے وقت میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

العبد: محمود احمد موصی

گواہ شد: سید خادم حسین شاہ سیکرٹری مال چک ۱۱۶ سرگودھا

گواہ شد: منور احمد شاہ پریذیڈنٹ چک ۱۱۶ سرگودھا۔

درخواست دعا: میری آپا کی صحت عموماً خراب رہتی ہے۔ احباب درد دل سے دعا فرمائیں۔

خورشید احمد اصغر (رتن باغ لاہور)

حضرت میاں محمد دین صاحب واصلباقی نویس درویش رضی اللہ عنہ

(بقیہ صفحہ ۵)

بہت سے تمغے لگا رکھے ہیں۔ اثناء دعوت میں حضرت مرحوم اٹھ کر چلے گئے۔ صاحبزادہ صاحب نے کہا۔ کہ کھانے سے فراغت ہو چکی دعا کرلیں۔ راقم نے کہا کہ حضرت میاں محمد الدین صاحب کا انتظار کر لیا جائے۔ لیکن صاحبزادہ صاحب نے کئی بار یہی کہا۔ اور یہ بھی کہ ان کے بغیر دعا کی جا سکتی ہے۔ دعا شروع ہوئی۔ اثنائے دعا میں مرحوم تشریف لاکر دعا میں شریک ہو گئے۔ کیا دیکھتے ہیں کہ آپ کے بہت سے تمغے لگے ہوئے ہیں۔ ہم سب حیران ہوئے۔ حتیٰ کہ وہ فوجی بول اٹھا۔ کہ یہ تمغے تو میرے تمغوں سے بھی بڑھ کر ہیں۔ یہ خواب مرحوم کی عاقبت بالخیر اور اعلیٰ انجام کی طرف اشارہ کرتی ہے۔ وہ تمغے کونسے ہیں ان کا ذکر آگے آتا ہے۔

حضرت ممدوح کی کیا ہی خوش قسمتی تھی۔ آپ رضی اللہ عنہ تین سو تیرہ صحابہ میں سے تھے۔ تیسرے نمبر پر آپ کا نام ضمیمہ انجام آتھم میں مرقوم ہے۔ پھر علاوہ ازیں منارۃ المسیح اور ریویو آف ریلیجنز کی امداد کے لئے ایک ایک سو روپیہ حضرت اقدس علیہ السلام کے عہد مبارک میں دینے کا موقع ملا۔ عرصہ دراز تک آپ کو ہجرت کرکے قادیان میں قیام کرنے کا موقع ملا۔ جب جماعت کو ہجرت کرنی پڑی۔ تو اس کے بعد ساڑھے تین سال تک بحالت درویشی آپ قادیان میں رہے۔ آپ نے پنشن یاب ہونے کے بعد فروری ۱۹۳۰ء سے اپنی زندگی خدمت اسلام کے لئے وقف کر دی۔ اور کھاریاں ضلع گجرات میں چندہ کی تشخیص کا کام کرتے رہے۔ آپ کی اولاد مطابق مثال الولد سر لابیہ آپ کی طرح جذبۂ خدمتِ دین سے سرشار ہے۔ آپ رضی اللہ عنہ کے چار صاحبزادگان میں سے تین عملاً واقف زندگی ہیں۔ صوفی غلام محمد صاحب بی۔ ایس۔ سی ان مخلصوں میں سے ہیں۔ جنہوں نے ابتدائے خلافت ثانیہ میں سلسلہ کی خدمت کی خاطر زندگی وقف کی۔ دوسرے چودھری غلام مرتضیٰ صاحب بیرسٹر ہیں۔ جنہوں نے سرکاری ملازمت ترک کرکے وقف زندگی کیا۔ اور اب مشیر قانونی کے طور پر ربوہ میں کام کرتے ہیں۔ تیسرے چودھری غلام یٰسین صاحب بی۔ اے ہیں۔ جو سات آٹھ سال سے واقف زندگی ہیں۔ اور اب کئی سالوں سے نیویارک امریکہ میں مصروف جہاد ہیں۔ مرحوم کے ایک داماد مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب نے سرکاری ملازمت ترک کرکے وقف کیا۔ اور اس سے قبل کئی ممالک غیر میں تبلیغ کے لئے بھیجے گئے۔ اب بھی کسی غیر ملک میں مجاہد ہیں۔ مرحوم کا ایک پوتا غلام مجتبیٰ ابن ڈاکٹر غلام مصطفیٰ صاحب لاہور متعلم ایل۔ ایل۔ بی اور مصلح الدین متعلم بی۔ ایس۔ سی ابن صوفی غلام محمد صاحب بھی واقف زندگی ہیں۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے۔ کہ مرحوم کی اولاد میں ایسا جذبہ خدمت دین کا ہے۔ اور ایسی قربانی کی سعادت شاذ خاندانوں کو ہی حاصل ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور ان کی اولاد و اقارب پر اپنا فضل نازل فرمائے۔

آپ رضی اللہ عنہ کے متعلق حضرت بھائی عبد الرحمٰن صاحب قادیانی درویش تحریر فرماتے ہیں:۔

"میرے پرانے رفیق۔ علم دوست۔ صاحب علم و عمل اور پابند صوم و صلوٰۃ۔ صابر و شاکر۔ نیز سلسلہ و خاندان سیدنا حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عاشق۔ سفر میں بھی ارا ضیات سلسلہ کے نظم و نسق کی غرض سے میرے رفیق سفر تھے۔ اور ہجرت کے بعد کے دور میں بھی میرے پہلو بہ پہلو نہایت بشاشت اطمینان سے یہ دن بسر کرنے کے بعد نہایت اچھے انجام اور آسانی رحلت کی نعمت پاکر میری موجودگی میں آخری سانس بھی الٰہی انعامات کے اندر لیتے ہوئے جانِ عزیز جان آفرین کے حوالے کرکے ہم سے رخصت ہو گئے۔

انا للہ وانا الیہ راجعون۔

جان بیار سپردن حقیقت یاری است

مرحوم کی جدائی سے ایک خلا محسوس کرتا ہوں"۔

تفسیر کبیر اور خدام الاحمدیہ

ہر خادم کو اس بات کی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ وہ روزانہ قرآن کریم کی تلاوت کرے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں کہ:۔

"قرآن کریم کے ساتھ محبت اور پیار کرو۔ اور اس پر غور و فکر کی عادت ڈالو۔ اس کی تلاوت کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس کے بغیر نہ خدا تعالیٰ کی محبت پیدا ہو سکتی ہے اور نہ صحیح اسلامی روح پیدا ہو سکتی ہے۔ اور نہ فرائض کا پتہ چل سکتا ہے۔"

(الفضل ۹ نومبر ۱۹۵۱ء)

قرآن کریم کو سیکھنے کے لئے ضروری ہے۔ کہ آپ تفسیر کبیر کا غور سے مطالعہ کریں۔ اگر آپ روزانہ تفسیر کبیر کا مطالعہ جاری رکھیں گے۔ تو قرآن کریم کے مضامین آپ کے اندر رچتے چلے جائیں گے۔ دفتر خدام الاحمدیہ سے آپ کو مندرجہ ذیل تفسیر کبیر مل سکتی ہیں۔

تفسیر کبیر پارہ اول نو رکوع -/۸/۶ روپے۔ تفسیر کبیر پارہ عم حصہ سوم -/۸/۶ روپے

(مہتمم تبلیغ خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

آپ کی قیمت اخبار دسمبر ۱۹۵۱ء میں ختم ہے

قیمت اخبار بذریعہ منی آرڈر جلد سے جلد ارسال فرمائیں کہ اخبار باقاعدہ ارسال خدمت ہو سکے۔ جن احباب کی قیمت اخبار ۳۱ دسمبر ۱۹۵۱ء کو ختم ہو رہی ہے۔ اگر ان کی طرف سے قیمت اخبار دسمبر کے اندر اندر موصول نہ ہو گی تو ان کی خدمت میں اخبار روانہ نہیں ہو سکے گا۔

کئی احباب جلسہ سالانہ کے موقعہ پر رقم ادا کرنے کا وعدہ فرما لیتے ہیں جلسہ کے موقعہ پر اگر انہوں نے رقم ادا نہ کی۔ اور دفتر میں رقم وصول نہ ہوئی۔ تو پرچہ نہ پہنچنے کی شکایت درست نہ سمجھی جائے گی۔

۲۱۰۵۲	اھڈرکھا صاحب	۳۱ دسمبر
۱۰۰۵۰	چوہدری بشیر احمد صاحب گوندل	جلسہ پر
۱۹۵۷۰	مشتاق عالم صاحب	"
۲۷۰۰۸	ڈاکٹر رفیق احمد صاحب	۳۱ دسمبر
۲۳۹۴۹	محمد رشید الدین صاحب	۳۱ "
۲۳۲۹۰	حوالدار عبد المالک صاحب	۳۱ "
۲۳۵۲۴	قاضی مسعود احمد صاحب	۳۱ "
۲۳۵۷۳	جمعدار غلام حسین صاحب	۳۱ "
۲۳۸۶۱	سید انوار احمد صاحب	۳۱ "
۲۳۹۸۳	خواجہ محمد عبد اللہ صاحب	۳۱ "
۲۳۹۸۴	شیخ علی بخش صاحب	۳۱ "
۲۳۹۸۶	منشی خیر الدین صاحب	۳۱ "
۲۳۷۰۵	عبد الرشید صاحب دہلوی	۳۱ "
۲۳۲۵۱	مرزا بشیر احمد صاحب	۳۱ "
۲۳۵۳۴	چوہدری علی اکبر صاحب	۳۱ "

قائدِ ملت کا قاتل سید اکبر جب کمپنی باغ میں آیا تو دو اور آدمی بھی اس کے ساتھ تھے

تحقیقاتی کمیشن کے امروزہ اجلاس میں مزید آٹھ گواہوں کی شہادتیں قلمبند کی گئیں

راولپنڈی ۳۰ نومبر۔ قائدِ ملت خان لیاقت علی خاں کے قتل کی تحقیقات کرنے والے کمیشن کا آج پھر اجلاس ہوا جس میں آٹھ مزید گواہوں کی شہادتیں قلمبند کی گئیں ان میں راولپنڈی سٹی مسلم لیگ کے کونسلر علی اکبر بھی شامل تھے انہوں نے بیان دیتے ہوئے بتایا کہ قائدِ ملت کا قاتل سید اکبر ۱۶ اکتوبر کو جب کمپنی باغ میں آیا تو گیارہ سالہ لڑکے کے علاوہ دو اور آدمی بھی اس کے ساتھ تھے۔ اس منحوس جلسہ میں جس میں کہ یہ سانحہ عظیم پیش آیا علی اکبر ان معززین کے پاس چیک کرنے پر مامور تھے جنہیں کرسیوں پر نشست دی گئی تھی۔ انہوں نے مزید بتایا کہ سید اکبر کرسیوں میں سے ایک کرسی پر بیٹھنے کے لئے اصرار کرتا رہا۔ جب اسے بتلایا گیا کہ یہ کرسیاں صرف ان معززین کیلئے مخصوص ہیں جن کے نام پاس جاری کئے گئے ہیں تو اس نے اس بات پر اصرار کیا کہ اگر ان پر بیٹھنے کے لئے کوئی ٹکٹ مقرر ہو تو وہ ٹکٹ کی قیمت ادا کرنے کیلئے تیار ہے۔ جب کہا گیا جلسہ میں داخلہ کا کوئی ٹکٹ مقرر نہیں ہے تو وہ اس کھلے حصہ میں چلا گیا جو عوام کیلئے مخصوص تھا۔

بہاولپور کو ایم۔سی۔سی کے کپتان کا خراجِ تحسین

بہاولپور ۳۰ نومبر۔ ایم۔سی۔سی کی ٹیم کے اعزاز میں دی ہوئی ایک سرکاری دعوت میں تقریر کرتے ہوئے ٹیم کے کپتان نے مسٹر نیجل ہاورڈ نے اس مہمان نوازی کا شکریہ ادا کیا جس کا ریاست کی طرف سے مظاہرہ ہوا تھا

مسٹر ہاورڈ نے مزید کہا "ہم اس میں عزت محسوس کرتے ہیں کہ ہماری پہلی ٹیم ہے۔ جو ایم سی سی کی طرف سے بہاولپور آئی ہے اور میں امید کرتا ہوں کہ آئندہ سے ایم۔سی۔سی کی جو بھی ٹیم پاکستان آئے گی وہ ایک میچ یہاں ضرور کھیلے گی۔

مسٹر ہاورڈ نے کہا کہ ہم نے یہاں ایک نہایت ہی شاندار اسٹیڈیم دیکھا یہ غالباً اپنی قسم کا بہترین اسٹیڈیم ہے جو میں نے پاکستان۔ ہندوستان یا شاید خود انگلستان میں اب تک دیکھا ہے۔ (دستار)

حکومت سرحد صوبہ نے سرحد مسلم لیگ کی زرعی سفارشات کو منظور کر لیا

پشاور ۳۰ نومبر معلوم ہوا ہے کہ سرحد مسلم لیگ کی زرعی سفارشات کو حکومت صوبہ سرحد نے منظور کر لیا ہے ان زرعی سفارشات کو سرحد مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے اپنے تینوں کے اجلاس منعقدہ اکتوبر میں منظور کیا تھا۔ اور یہ تقریباً ساٹھ ہزار دخیل کار مزارعین اور پانچ ہزار مالکان اراضی کے مفاد پر اثر انداز ہوتی ہیں۔

ان کی رو سے صوبہ سرحد کے تقریباً ۶۰ ہزار دخیل کار مزارع جو مالکان کو لگان بٹائی کی شکل میں ادا کرتے ہیں۔ کوئی معاوضہ ادا کئے بغیر زمینوں کے مالک بن جائیں گے حکومت سرحد نے ان سفارشات کو فی الفور عملی جامہ پہنانے کا فیصلہ کیا ہے اور اس مقصد کے لئے ایک آرڈی ننس بنایا گیا ہے جس میں ان سفارشات کو کلّی طور پر منظور کر لیا گیا ہے۔

تقسیم سے پہلے کے ہندوستان پر مسٹر امیری کی کتاب

لنڈن ۳۰ نومبر۔ مسٹر ایل۔ایس امیری جو دوسری جنگ عظیم کے دوران میں برطانیہ کے سیکرٹری آف سٹیٹ برائے ہندوستان تھے وہ ایک کتاب لکھ رہے ہیں جس میں ان کے اپنے نقطۂ نظر سے تقسیم سے پہلے کے ہندوستان کے حالات کی وضاحت کی جائے گی (دستار)

پاکستان اور اٹلی کے درمیان تجارتی گفتگو

کراچی ۳۰ نومبر آج یہاں پاکستان اور اٹلی کے درمیان ایک تجارتی سمجھوتہ کے بارے میں دونوں ملکوں کے نمائندوں کے مابین بات چیت شروع ہوئی پاکستانی وفد کی قیادت وزارت تجارت کے جائنٹ سیکرٹری مسٹر شجاعت علی حسنی اور اٹلی کے وفد کی قیادت پاکستان میں اٹلی کے وزیر مختار سلویو ڈینیو کر رہے ہیں۔ بات چیت پیر کو پھر ہو گی۔

تحریکِ جدید پر کما حقہٗ عمل کی تلقین

(بقیہ صفحہ اول)

ہم اس نسخہ کو ایک مرتبہ نہیں کئی بار آزما کر اپنے دشمن پر فتح پا چکے ہیں۔ اب اگر ہماری غفلت اور کوتاہی کی وجہ سے پھر وہی حالت پیدا ہو چکی ہو تو ہمارا فرض ہے کہ اپنی کوتاہیوں اور لغزشوں پر توبہ کرتے ہوئے ایک مرتبہ پھر تحریک جدید کے تمام اصولوں پر پورے خلوص کے ساتھ کاربند ہو جائیں کوئی وجہ نہیں کہ ہم اپنے جان و مال کو اپنا سمجھنا ترک کر دیں اور پھر بھی ہم اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوں۔ خدا تعالےٰ کا وعدہ ہے کہ اگر ہم وہ نیک تبدیلی جس کی اس زمانہ میں تحریک جدید ضامن ہے اپنے اندر پیدا کر لیں تو پھر ہم ضرور کامیاب ہوں گے۔ آخر میں آپ نے تحریک جدید کے وعدے پورے کرنے کی طرف توجہ دلائی اور فرمایا کہ حضور نے وعدوں کی ادائیگی میں ایک ہفتہ کی مہلت عطا فرمائی ہے اب بھی اگر ہم اس سے فائدہ نہ اٹھائیں تو پھر ہم سے بڑھ کر غفلت شعار اور کوئی نہیں ہو سکتا۔

آپ لاہور میں ایک روز قیام فرمانے کے بعد آج شام سرگودھا واپس تشریف لے گئے

بنی نوع کو تباہی سے بچانے کیلئے تخفیف اسلحہ پر اتفاق کرنا ضروری ہے

پیرس ۳۰ نومبر۔ پاکستان کی طرف سے تخفیف اسلحہ کے فارمولے کی ترتیب کے لئے چار بڑے ملکوں کی جس خاص کمیٹی کی تجویز پیش کی گئی ہے۔ جنرل اسمبلی کے صدر نے اس میں شریک ہونے پر آمادگی کا اظہار کر دیا ہے۔ عراق اور شام اس معاملے میں پاکستان کی تجویز کے شریک ہیں۔ فرانس برطانیہ اور امریکہ تجویز کی حمایت کر چکے ہیں۔ اسی طرح مصر افغانستان اور سعودی عرب کے نمائندوں نے بھی اس تجویز کی تائید کر دی ہے۔

کل چوہدری محمد ظفر اللہ خاں وزیر خارجہ پاکستان نے ایک پریس کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ پاکستان عراق اور شام نے تجویز پیش کرنے سے پیشتر چار بڑی حکومتوں سے کوئی مشورہ نہیں کیا تھا۔ نہ ہی یہ معلوم کرنے کی کوشش کی ہے کہ آیا تخفیف اسلحہ کے بارے میں وہ ایک دوسرے سے متفق ہو سکتے ہیں یا نہیں۔ البتہ میں نے صدر جنرل اسمبلی سے بات چیت کر کے معلوم کر لیا ہے کہ وہ مجوزہ کانفرنس میں صدارت کے فرائض سرانجام دینے پر آمادہ ہیں۔ ہماری تجویز بہبود عامہ کی ایک تجویز ہے۔ اگر بنی نوع کو تباہی سے بچانا مقصود ہے تو چار بڑی طاقتوں کو تخفیف اسلحہ کے کسی فارمولے پر متفق ہو جانا چاہئیے ہو سکتا ہے کہ اس گتھی کو سلجھانا بالکل ناممکن ثابت ہو لیکن اس کے لئے کوشش جاری رکھنا ہمارا فرض ہے۔

بزم تعلیم و تربیت اسلامیہ پارک کا چوتھا (الم) سالانہ اجلاس

گورنمنٹ چوبرجی کوارٹرز کی بڑی گراؤنڈ میں زیر صدارت جناب عزت مآب وزیر زراعت و خوراک صوفی عبد الحمید صاحب ۲ دسمبر بروز اتوار ۲ بجے دوپہر منعقد ہو گا۔ اہل ذوق حضرات وقت مقررہ پر تشریف لا کر جلسہ کی رونق کو دوبالا کریں!

(سلیم شاہد مہتمم نشر و اشاعت)

جنرل آئزن ہاور امریکی صدارت کا انتخاب لڑینگے

نیویارک ۳۰ نومبر پیرس اور روم میں متعین امریکی نامہ نگار نہایت وثوق سے یہ اطلاع بہم پہنچاتے ہیں کہ جنرل آئزن ہاور نے فیصلہ کیا ہے کہ وہ اگلے سال صدارت کے لئے کھڑے ہوں گے۔

کرسچین سائنس مانیٹر کے نامہ نگار متعین روم نے اطلاع بھیجی ہے کہ تنظیم اوقیانوس کی کونسل کے اجلاس میں شرکت کرنیوالے مندوبین کو غیر سرکاری طور پر مطلع کر دیا گیا ہے کہ جنرل آئزن ہاور یکم مارچ تک اپنے اختیارات سے دست بردار ہو جائیں گے۔

اس اخبار نے جنرل آئزن ہاور کی گذشتہ تین سالوں کی تقریروں کے اقتباسات دے کر ان کے سیاسی فلسفے اور آئندہ عزائم کو متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔

امریکہ میں جنرل آئزن ہاور کو پریذیڈنٹ منتخب کرانے کی مہم سرکاری طور پر شروع کی جا چکی ہے کنکٹیکٹ کے سینیٹر جان ڈیوس لاج کو اس مہم کا سربراہ مقرر کیا گیا ہے۔ آئندہ امریکہ بین الاقوامی معاملات میں کیا رویہ اختیار کرے گا۔ اس کا زیادہ تر انحصار جنرل آئزن ہاور کے فیصلہ پر ہو گا۔ عام طور پر یہ توقع کی جا رہی ہے۔ کہ وہ انتخابات سے صرف دو ماہ قبل اپنے فیصلے کا اعلان کریں گے۔

کشمیر میں عارضی صلح کی خلاف ورزی

راولپنڈی ۳۰ نومبر۔ اقوام متحدہ کے مبصرین نے اعلان کیا ہے کہ ہندوستانیوں نے ۲۶ ستمبر اور ۲۸ اکتوبر کے درمیان سولہ دن میں چھ مرتبہ کشمیر میں عارضی صلح کی سرحدوں کی خلاف ورزی کی ہے

رائل پاکستان ایئر فورس کے طیارہ کی تباہی

کراچی ۳۰ نومبر۔ یونان میں رائل پاکستان ایئر فورس کے باربردار طیارہ کو جو حادثہ آیا تھا۔ اس میں پاکستان ایئر فورس کے چار ہواباز ہلاک ہو گئے ہیں۔ رائل ایئر فورس کا ایک ہواباز بھی اس حادثہ کا شکار ہوا ہے۔ ریڈیو پاکستان نے آج ہلاک شدگان کے ناموں کا اعلان کیا ہے۔

فلائیٹ لفٹیننٹ صدیق ہواباز۔ فلائیٹ لفٹیننٹ جعفر، معاون ہواباز فلائیٹ لفٹیننٹ حیدر اور ملک نیویگیٹر رائل ایئر فورس کے ہواباز کا نام جی ہگنز ہے۔

حکومت کی طرف سے اسلامی کتب شائع کرنے کی اہم سکیم

لاہور ۳۰ نومبر۔ حکومت پنجاب نے اسلام کے متعلق تمام اہم کتابیں شائع کرنے اور سپلائی کرنے کی سکیم شروع کی ہے۔ یہ کتابیں حکومت پنجاب کے بک ڈپو سے دستیاب ہوا کریں گی۔ یہ سکیم ڈائریکٹر تعلقات عامہ کی زیر نگرانی شروع ہو گی۔ علماء کرام کی ایک مشاورتی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔